سوال

میرا خاوند اپنی ساری تنخواہ مجھے لا کر دیتا ہے تاکہ میں جس طرح چاہوں اسے خرچ کروں، کیا میرے لیے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ وخیرات کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اگر اسے علم ہو جائے تو ان شاء اللہ وہ خوش اور راضی ہو گا؟

جواب

الحمد للہ

اگر بیوی کو علم ہو کہ خاوند ایسا کرنے سے راضی ہو گا تو اس کے لیے خاوند کے مال سے صدقہ وخیرات کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور عورت اتنا صدقہ وخیرات کرے جس کے متعلق علم ہو کہ اس پر خاوند راضی ہو جائیگا، لیکن زیادہ مال صدقہ وخیرات کرنے کے لیے خاوند کی اجازت لینا ضروری ہے

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر عورت بغیر کسی خرابی کے خاوند کے گھر سے خرچ (صدقہ) کرتی ہے تو اسے اس کا اجر وثواب حاصل ہوگا، اور اس کے خاوند کو بھی کمائی کا اجر وثواب اور بیوی کو جو خرچ کیا ہے کا اجر وثواب ملے گا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح اجر حاصل ہو گا، ان کے اجر وثواب میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1425) صحیح مسلم حدیث نمبر (1029).

اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

"اے اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس وہی کچھ ہوتا ہے جو مجھے زبیر رضی اللہ تعالی عنہ دیں، تو کیا اگر میں تھوڑا سا کسی کو دے دوں جو زبیر مجھے دیتا ہے تو مجھے کوئی گناہ تو نہیں ہو گا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم حسب استطاعت خرچ کیا کرو، اور تم جمع کر کے مت رکھو کہ بخل کرو، اللہ بھی تم پر روزی تنگ کر دے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1434) صحیح مسلم حدیث نمبر (1029).

الرضخ: قلیل سی چیز اللہ کسی کو دینا

دیکھیں: فتح الباری (113/3).

اور امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

اجازت کی دو قسمیں ہیں:

پہلی :

صدقہ وخیرات اور نفقہ کی صریح اجازت

دوسری :

عرف وعادت کے مفہوم سے اجازت، مثلا سوالی کو روٹی وغیرہ دینا جس کی معاشرہ میں عادت ہو، اور اس کے متعلق عرف کے ذریعہ علم ہو کہ خاوند اور مالک ایسا کرنے پر راضی ہوگا، اس میں اس کی اجازت ہے چاہے اس نے کہا نہ بھی ہو...

اور یہ علم میں رکھیں کہ یہ سب کچھ تھوڑی اور قلیل سی چیز میں ہے جس کے بارہ میں علم ہو کہ عام طور پر خاوند راضی ہوگا، اور اگر متعارف اور عادت سے زیادہ چیز ہو تو جائز نہیں ہے

درج ذیل فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی بھی یہی ہے :

"اگر کوئی عورت اپنے گھر کا غلہ بغیر کسی خرابی کے خرچ (صدقہ) کرتی ہے "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدار کی طرف اشارہ کیا ہے جس پر عام طور پر خاوند راضی ہو جاتا ہے " انتہی

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (113/7).

اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ کے فتاوی جات میں درج ہے :

" اصل یہی ہے کہ عور کو اجازت کے بغیر اپنے خاوند کے مال سے صدقہ وخیرات کرنے کا حق حاصل نہیں، مگر تھوڑی بہت چیز جو عام طور پر معروف ہو کر سکتی ہے، مثلا پڑوسی کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، اور سوالی کو تھوڑی سی چیز دینا جس سے خاوند کو نقصان نہ ہوتا ہو، اور اس کا اجروثواب دونوں کو حاصل ہوگا

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب عورت اپنے گھر کا کھانا بغیر کسی خرابی کے خرچ کرتی ہے تو اس نے جو خرچ کیا ہے اسے اس کا ثواب حاصل ہوگا، اور اس کے خاوند کو اس نے جو کمایا اس کا اجر وثواب ملے گا، اور خزانچی کو بھی اسی طرح، ان میں سے کسی ایک کے اجروثواب میں بھی کمی نہیں کی جائیگی " متفق علیہ انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (81/10).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

" رہا مسئلہ عورت جو اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرتی ہے اور خاوند اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کرتا، اور بیوی کو بھی خاوند کے متعلق اس کا علم ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں، لیکن اگر خاوند اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں : المنتقی (4) سوال نمبر (197).

مزید آپ سوال نمبر (47705) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

73219